REGD. NO. L. 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۹م - تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل ربوہ

یوم چہار شنبہ
فی پرچہ دس پیسے
۵ شعبان ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵ "

جلد ۵۲/۱۷ ۔ ۲ صلح ۱۳۴۲ ہش ۔ ۲ جنوری ۱۹۶۳ء ۔ نمبر ۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ یکم جنوری بوقت ۸½ بجے صبح
کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کی صحت

ربوہ یکم جنوری۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ رات کچھ دل میں تکلیف ہوگئی تھی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے۔ احباب جماعت شفائے کامل و عاجل کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

جماعت احمدیہ کے ۷۱ ویں جلسہ سالانہ کے مبارک موقعہ پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور اختتامی پیغام

یہ امر اچھی طرح یاد رکھو کہ اسلام اور احمدیت کی خدمت ایک عظیم الشان نعمت ہے

اس نعمت کی قدر کرو اور اپنے آپ کو اسلام اور احمدیت کا سچا اور حقیقی پیرو بناؤ

جماعت احمدیہ کے ۷۱ ویں جلسہ سالانہ کے آخری اجلاس منعقدہ ۲۸ دسمبر ۱۹۶۲ء میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا جو روح پرور اختتامی پیغام پڑھ کر سنایا اس کا مکمل متن ذیل میں ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے:۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النَّاصِرُ

برادران جماعت احمدیہ!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جب ۱۹۰۸ء میں انتقال ہوا تو اس وقت میری عمر صرف بیس سال کے قریب تھی۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ جماعت کے بعض دوستوں کے قدم لڑکھڑا گئے اور ان کی زبانوں سے اس قسم کے الفاظ نکلے کہ ابھی تو بعض پیشگوئیاں پوری ہونے والی تھیں مگر آپ کی تو وفات ہوگئی ہے۔ اب ہمارے سلسلہ کا کیا بنے گا؟

جب میں نے یہ الفاظ سنے تو اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ایک جوش پیدا کیا۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نعش کے سرہانے کھڑا ہوگیا اور میں نے اللہ تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے اسی کی قسم کھا کر

یہ عہد کیا

کہ اے میرے رب! اگر ساری جماعت بھی اس ابتلاء کی وجہ سے کسی فتنہ میں پڑ جائے تب بھی میں اکیلا اس پیغام کو جو تو نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ بھیجا ہے دنیا کے کناروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا اور اس وقت تک چین نہیں لوں گا جب تک کہ میں ساری دنیا تک احمدیت کی آواز نہ پہنچا دوں۔

اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے محض اپنے فضل سے مجھے اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور میں نے آپ کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی تمام زندگی وقف کر دی جس کا نتیجہ آج ہر شخص دیکھ رہا ہے کہ

دنیا کے اکثر ممالک میں ہمارے مشن

قائم ہو چکے ہیں اور ہزارہا لوگ جو اس سے پہلے شرک میں مبتلا تھے یا عیسائیت کا شکار ہو چکے تھے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام بھیجنے لگ گئے ہیں۔

لیکن ان تمام نتائج کے باوجود یہ حقیقت ہمیں کبھی فراموش نہیں کرنی چاہیئے کہ دنیا کی اس وقت اڑھائی ارب کے قریب آبادی ہے اور ان سب کو خدائے واحد کا پیغام پہنچانا اور انہیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حلقہ بگوشوں میں شامل کرنا جماعت احمدیہ کا فرض ہے۔

پس ایک بہت بڑا کام ہے جو ہمارے سامنے ہے اور بڑا بھاری بوجھ ہے جو ہمارے کمزور کندھوں پر ڈالا گیا ہے۔ اتنے اہم کام میں اللہ تعالیٰ کی معجزانہ تائید و نصرت کے سوا ہماری کامیابی کی کوئی صورت نہیں۔ ہم اس کے عاجز اور حقیر بندے ہیں۔ اور ہمارا کوئی کام اس کے فضل کے بغیر نتیجہ خیز نہیں ہو سکتا۔ اس لئے

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ جنوری ۶۳ء

۱۸۹۱ء سے ۱۹۶۲ء تک

جماعت احمدیہ کا اکہترواں جلسہ سالانہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۶۲ء کو انعقاد پذیر ہوا جب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی اس پر آج ۷۱ سال گزرے ہیں۔ ہم میں اب شاید ایک آدھ ہی ایسا دوست زندہ ہو گا جس کو پہلے جلسہ کا آنکھوں دیکھا حال معلوم ہو۔ تاہم تاریخ بتاتی ہے کہ پہلے جلسہ میں صرف ۷۵ دوست شامل ہوئے۔

گذشتہ جلسہ میں ایک معتبر اندازہ کے مطابق شامل ہونے والوں کی تعداد تقریباً ۹۰ نوّے ہزار ہے۔ اگر یہ فرض کیا جائے کہ ہر سالی تعداد ایک خاص ترتیب کے ساتھ بڑھتی چلی گئی ہے تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ ہر سال ۱۲ ۱/۱۵ سو شامل ہونے والے بڑھتے گئے۔ لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہوا بلکہ جو لوگ تاریخ احمدیت پر نگاہ رکھتے ہیں اور جلسوں میں شروع سے شامل ہوتے آئے ہیں وہ جانتے ہیں کہ پہلے سالوں کی نسبت پچھلے سالوں میں تعداد کے بڑھنے کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ اور یہ تو ہمارا بھی اندازہ ہے کہ ہمارے دیکھتے دیکھتے ۳۰-۳۵ ہزار سے آج ۹۰ ہزار تک تعداد بڑھ گئی ہے۔ اسکے باوجود ایک بات واضح ہے کہ جلسہ میں شامل ہونیوالوں کی تعداد میں یہ اضافہ روز افزوں ہوتا رہا ہے اور اس سے یہ اندازہ لگانا ہر ایک کے لئے آسان ہے کہ جماعت بہمہ وجوہ ترقی کر رہی ہے۔

یہ درست ہے کہ کمیت سے کیفیت کا اندازہ کرنا مناسب نہیں لیکن ایک دینی جماعت کا جس کی کشش سوا دین کے اور کچھ نہ ہو اس طرح روز بروز تعداد میں ترقی کرتا چلے جانا ظاہر کرتا ہے کہ جماعت کا اخلاص اور تقویٰ کا حلقہ بھی اسی مناسبت سے وسیع تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔

جماعت احمدیہ ایک خالص دینی جماعت ہے اور آجکل کے لحاظ سے بھی اس میں کہنا چاہیئے کہ کوئی دنیوی کشش نہیں ہے جبکہ عام طور پر الٰہی جماعتوں کا قاعدہ ہے۔ الٰہی جماعتوں میں کوئی دل گردے والا انسان ہی شامل ہوتا ہے۔ خاص کر جبکہ ماحول نہایت ہی معاندانہ ہو۔ عزیزوں اور دوستوں سے کٹ جانا۔ پھر ایک سوسائٹی کی ناراضی خریدنا اور اپنے خلاف ہر طرف مخالفانہ فضا پیدا کر دینا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ انسان سینکڑوں دنیوی فوائد سے محروم ہو جاتا ہے اور اس طرح محسوس کرنے لگتا ہے کہ صحرا میں چلتے چلتے قافلہ سے کوئی الگ ہو گیا ہو۔ ایسا قافلہ جس پر اسکے سفر زندگی کا تمامتر انحصار ہو۔ یہی نہیں بلکہ قافلے والے جو پہلے دوست تھے دشمن بن جاتے ہیں۔ جو پہلے ہمدرد تھے اور پاؤں کے کانٹے نکالنے کو تیار رہتے اب راہ میں کانٹے بچھانے والے ظالم بن جاتے ہیں۔ عرصہ حیات تنگ ہو جاتا ہے۔ بلکہ اکثر اوقات جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔ الغرض جو شخص سواد اعظم کو چھوڑ کر الٰہی جماعت کے تنگ و تار راستہ پر پڑتا ہے اس کے لئے لازم ہو جاتا ہے کہ وہ ہمہ تن قربانی بن جائے۔ اس کو سب کچھ چھوڑنا پڑتا ہے۔ اگر آج ان تمام افراد کی جنہوں نے دل کے اخلاص سے احمدیت کی تاریخ لکھی جائے تو آپ ایک عجیب مسلسل داستان الم پڑھیں گے۔ آپ ہزاروں نہیں لاکھوں ایسے دکھ اور درد کے واقعات سنیں گے جو اس دنیا میں انوکھے ہوں گے۔ آپ دیکھیں گے کہ کس طرح ایک انسان جس کو کل تک سب کچھ حاصل تھا آج صرف احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے ہر ایک سہولت سے دفعتہً محروم ہو گیا ہے۔ کس طرح گھر والے اس سے بیزار ہو گئے ہیں کس طرح اس کا روزگار ختم ہو گیا ہے۔ کس طرح وہ لوگ جو اس کے لئے جان دینے کو تیار رہتے آج اس کی جان لینے کے درپے ہیں۔

ہزاروں لاکھوں ایسی داستانیں سچی داستانیں فضا میں لکھی گئی ہیں جن کا صرف تھوڑا سا حال ہی ضبط تحریر میں آسکا ہے۔ الغرض آج بھی الٰہی جماعت میں آج آزادیٔ ضمیر کے زمانہ میں بھی جماعت احمدیہ میں شامل ہونا ویسا ہی پُرخطر ہے جیسا کہ پہلے۔

اس سے اندازہ کیجئے کہ جماعت احمدیہ نے روحانی پہلو سے بھی کس قدر ترقی کی ہے ایسے حالات میں صرف ۷۱ سال کے عرصہ میں ۷۵ افراد سے بڑھ کر ۹۰ ہزار کی تعداد جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کی ایک معجزہ نہیں تو اور کیا ہے۔ ایسے حالات میں کہ سوا عاقبت کے اور کوئی انعام یا دنیوی فائدہ متوقع نہ ہو۔

ایک سیاسی جماعت کے سامنے ٹھوس دنیوی فوائد ہوتے ہیں۔ سوا چند لوگوں کے عوام صرف دنیوی فواید پر نظر رکھتے ہیں۔ ان کو معلوم ہوتا ہے کہ ان کی پارٹی اگر برسر اقتدار آگئی تو ان کو انفرادی حیثیت سے نہ سہی قومی حیثیت سے کیا کیا کامیابیاں حاصل ہوں گی۔ جن کا نتیجہ بھی دراصل انفرادی فواید کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ تاہم جو لوگ صرف وطن کے لئے قربانیاں دیتے وہ بھی قابل تعریف ہیں اور قوم کو ان کی قدر کرنی چاہیئے۔ مگر ------

مگر جب ایک شخص تمام دنیا پر لات مار کر الٰہی جماعت میں داخل ہوتا ہے تو اس کے سامنے صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہوتی ہے دنیا کی ساری نعمتیں اس کی نظر میں ہیچ ہو جاتی ہیں۔

آج صرف جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے جو تمام دنیوی کشش سے مبرّا ہے۔ جو صرف جان و مال کی قربانی مانگتی ہے جو ہم سے وہ سب کچھ طلب کرتی ہے جس کے لئے انسان کو یہ دنیا پیاری ہوتی ہے۔ مال۔ جان۔ اولاد۔ عزت و ناموس الغرض ہر وہ شئے جس کے لئے سیاسی جماعتیں لوگوں کی جانوں کو ناحق خطروں میں ڈالتے ہیں اور بڑی بڑی جنگوں کا اہتمام کرتی ہیں۔

جماعت احمدیہ کے پاس نہ صرف کوئی ایسی کشش نہیں بلکہ منفی کشش ہے۔ پھر خیال کیجئے ۷۵ افراد سے ۹۰ ہزار ہو جانا ایک اعجاز نہیں تو اور کیا ہے۔ احمدیت کی صداقت کا ثبوت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے؟

دل میں مصنوعی چراغوں سے اجالے نہ کرو

دل میں مصنوعی چراغوں سے اجالے نہ کرو
نور ایماں کو سیاست کے حوالے نہ کرو

دین اسلام "ترقی" نہ صحافت نہ ادب
نشر لکھ لکھ کے جہالت کے رسالے نہ کرو

دیں تو رسوا ہوا دنیا بھی نہ رسوا ہو جائے
آپ ہی اپنے عمل نامے تو کالے نہ کرو

دیکھ سکتے نہیں تم ختم نبوّت کا جمال
اپنی آنکھوں سے جو اکبر کے تالے نہ کرو

ہو نہیں سکتا کبھی روح و ملائک کا نزول
لیلۃ القدر میں تنویر جو نالے نہ کرو

نوجوانوں کی تربیت

تقریر محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء

(۱)

محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب نے جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء کے موقعہ پر مورخہ ۲۶ دسمبر کے دوسرے اجلاس میں جو تقریر فرمائی اس کا مکمل متن ہدیۂ احباب کیا جاتا ہے۔

نوجوانوں کی تربیت کا مسئلہ ایک نہایت اہم مسئلہ ہے۔ ان کے اپنے لحاظ سے بھی اور جماعت کے لحاظ سے بھی۔ اپنے لحاظ سے اس لئے کہ تربیت و اصلاح کے لئے انسان کی اپنی ذمہ داری جوانی سے ہی شروع ہوتی ہے۔ اس سے پہلے ذمہ داری والدین کی ہوتی ہے اور اس کے بعد بڑھاپا ہوتا ہے جو بچپن اور جوانی کا تسلسل ہی ہوتا ہے۔ اور جو خوبیاں یا برائیاں پہلے پیدا ہو چکی ہیں وہی عموماً بڑھاپے میں پختہ ہو جاتی ہیں اور کوئی نئی بات پیدا ہونی مشکل ہوتی ہے۔ سو اصل وقت تربیت و اصلاح کے لئے جدوجہد کا جوانی کا وقت ہی ہوتا ہے۔ اگر وہ ضائع ہو جائے تو بعد میں اس کی تلافی نہایت مشکل ہوتی ہے بلکہ بسا اوقات ناممکن۔ اور اگر اس سے فائدہ اٹھا لیا جائے تو دنیا اور آخرت دونوں سنور جاتی ہیں۔

جماعت کے لحاظ سے موضوع کی اہمیت

جماعت کے لحاظ سے اس کی اہمیت اس لئے ہے کہ نوجوان ہی درحقیقت جماعت کا فعال حصہ ہوتے ہیں۔ ان میں کام کرنے کی طاقت ہوتی ہے۔ اگر وہ طاقت اپنی تربیت و اصلاح اور نیک نمونہ دکھانے اور جماعتی کاموں میں خرچ کی جائے۔ تو وہ جماعت کی ترقی کا موجب اور غلط کاموں میں صرف ہو جائے تو اپنی تباہی کا موجب بن جاتی ہے۔ دوسروں کے لئے دراصل جماعت کا صحیح تعارف ہی نوجوانوں کے ذریعہ ہوتا ہے۔ اگر نوجوان صالح، با اخلاق دین کے پابند اور نیک نمونہ پیش کرنے والے ہوں۔ تو جماعت بھی دوسروں کی نگاہ میں اچھی سمجھی جاتی ہے۔ اور اگر نوجوان اچھے نہ ہوں تو جماعت بھی بدنام ہو جاتی ہے۔ بوڑھوں کا اثر اتنا وسیع نہیں ہوتا۔ کیونکہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ بوڑھے ہو کر تو ہر شخص نیکی کا جامہ پہن ہی لیتا ہے۔

پس جوانی کا وقت بڑی ذمہ داری کا وقت ہوتا ہے۔ اپنی ترقی کا بھی وہی وقت ہوتا ہے اور جماعتی کاموں میں مدد ہو کر جماعت کی ترقی کا بھی وہی۔ لیکن یہ ایسا وقت بھی ہے۔ جب نالائق اور گندے جذبات بھی زوروں پر ہوتے ہیں اور اندھا دھند غلط کاری میں مبتلا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کا مقابلہ کرنا آسان نہیں ہوتا۔ اس وقت ایک مضبوط ہاتھ کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو ان کی بے راہ روی سے روکے۔ اور ان پر پوری طرح سے قابو پائے۔ ورنہ وہ تباہی اور ہلاکت کے گڑھے میں دھکیل دیتے ہیں اور اس وقت ہوش آتی ہے۔ جب سب کچھ ضائع ہو جاتا ہے۔

مگر سوال یہ ہوتا ہے کہ ہاتھ میں یہ مضبوطی پیدا کیونکر ہو۔ اور فکر میں یہ سنجیدگی اور متانت کہاں سے آئے جو اس طرف متوجہ کرے سو اس کے لئے آج میں اختصار کے ساتھ چند ایک ذرائع بیان کرتا ہوں جو اللہ تعالےٰ نے ہماری مدد کے لئے بتائے ہیں۔ وباللہ التوفیق۔

تربیت و اصلاح کا پہلا ذریعہ

تربیت و اصلاح کا سب سے پہلا اور سب سے بڑا ذریعہ قرآن کریم کا باترجمہ پڑھنا اور اس کا فہم پیدا کرنا ہے۔ کیونکہ تربیت و اصلاح دینی علم کو چاہتی ہے اور دینی علم کا خزانہ قرآن کریم ہے۔ قرآن کریم ہماری اصلاح کے لئے ہمیں دو چیزوں کا علم دیتا ہے۔ ایمان اور عمل۔ ایمان کو وہ بمنزلہ جڑھ قرار دیتا ہے اور عمل کو اس کی شاخیں اور پھل۔ جڑ جتنی عمدہ اور مضبوط ہوگی۔ اتنی ہی عمدہ شاخیں اور پھل پیدا کرے گی۔ یہی حال ایمان کا ہے۔ ایمان جتنا غلطیوں سے پاک اور مضبوط ہوگا۔ اتنا ہی اس کے پھل یعنی عمل پاکیزہ اور پائدار ہونگے۔ ایمان کے مختلف مدارج ہوتے ہیں اور انہی مدارج کے مطابق اعمال میں فرق پڑتا ہے ایمان اپنی ابتدائی حالت میں معمولی اور ناقص پھل پیدا کرتا ہے لیکن اپنی انتہائی حالت میں نہایت خوبصورت اور شیریں اور دنیا کو نفع دینے والے۔ قرآن کریم ایمان کی ان مختلف حالتوں کو بیان فرماتا ہے نیز یہ کہ وہ کس طرح پیدا ہوتی ہیں۔ پھر وہ اعمال کی تفصیل بھی بتاتا ہے کہ صالح کونسے ہوتے ہیں اور غیر صالح کونسے۔ اور ان کے مدارج بیان کرتا ہے۔

اللہ تعالےٰ کی شناخت

کس کس پر ایمان کی ضرورت ہے اور کیوں۔ ان میں سب سے پہلے وہ اللہ تعالےٰ کی ذات کو لیتا ہے۔ اور بتاتا ہے کہ اس کی شناخت اور اطاعت کے لئے ہی انسان کو پیدا کیا گیا ہے۔ انسان کو حقیقی اور دائمی آرام تبھی نصیب ہوتا ہے۔ جب وہ اپنے خدا کو شناخت کرلے اور اس کی اطاعت میں محو ہو کر اس کی حفاظت میں آجائے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنی ذات کو کائنات کے ذریعہ ظاہر بھی بے حد کیا لیکن براہ راست اسے پردۂ اخفا میں بھی رکھا۔ یہاں تک کہ غافل انسان اس کے سرے سے منکر ہی ہو گئے۔ اور بڑے بڑے فلاسفر اور عقل کا دعوے کرنے والے اس کے پہچاننے سے قاصر رہے اور ان کی عقلیں سرگرداں رہیں۔ اور وہ قدرتوں اور عظمتوں کا مالک خدا انہیں نظر نہ آیا۔

قرآن کریم نے اس پردہ کو اٹھایا ہے اور اللہ تعالےٰ کا چہرہ ظاہر کیا ہے۔ اس سے ہمیں نظر آتا ہے کہ وہ تمام صفات حسنہ کا مالک ہے وہ واحد اور یگانہ ہے۔ کوئی اسکا شریک نہیں۔ نہ زمین میں نہ آسمان میں۔ نہ اس کی ذات میں کوئی شریک ہے نہ اس کی صفات میں اور نہ اس کے کاموں میں۔ اس کی مخلوق میں جو خوبیاں نظر آتی ہیں وہ سب اس کی عطا کردہ ہیں جب تک وہ چاہتا ہے خوبیاں رکھتا ہے اور جب چاہتا ہے۔ واپس لے لیتا ہے۔ کسی کی کیا مجال کہ اسکے آگے دم مار سکے۔ اس کی ساری مخلوق بھی ملکر اسکے سامنے محض لاشے ہے۔ اور اس کے کامل قبضۂ قدرت میں ہے۔ کوئی پتہ اس کے اذن کے بغیر ہل نہیں سکتا اور کوئی جاندار سانس نہیں لے سکتا۔ اس کا تصرف اور تسلط ہر چیز پر کامل ہے وھو القاھر فوق عبادہ (انعام آیت ۱۹) وہ اپنے بندوں پر ہر طرح سے غالب ہے۔ وہ خالق ہے ہر چیز کا۔ پیدا کرنے کے لئے اس کو کسی مادے کی ضرورت نہیں۔ جب وہ کسی چیز کے ہونے کے متعلق ارادہ فرماتا ہے تو کہتا ہے ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔ لیکن اس کے کام میں آہستگی اور تدریج ہے تا کہ پردہ نہ اٹھ جائے۔ اور دنیا کی پیدائش کا مقصد پورا ہو۔ کہ انسان اپنی جدوجہد کے ساتھ اسے تلاش کرے

اللہ تعالےٰ کی ربوبیت

وہ رب العالمین ہے۔ ہر چیز اسی کے ہاتھ سے پرورش پا رہی ہے خواہ جاندار ہو خواہ بے جان۔ ماں کے پیٹ کے اندر اندھیروں میں بھی وہی پرورش کرتا ہے۔ اور باہر بھی وہی۔ مرنے کے بعد نئی زندگی میں بھی ابدالآباد تک اسی کی ربوبیت ہمارا سہارا ہوگی۔ اس کے سوا باقی سب ربوبیتیں اس کا ظل ہیں۔ اصل پرورش کرنے والا وہی ہے۔ ماں کی چھاتیوں میں دودھ اور ماں کے دل میں محبت بھی وہی پیدا کرتا ہے۔ اس کی ربوبیت ایک لمحہ کے لئے بھی ہم سے الگ نہیں ہوتی اور ہمیں درجہ بدرجہ ترقی بخشتی ہے۔ اس نے ہماری پرورش کے لئے کروڑوں کروڑ چیزیں زمین و آسمان پیدا فرما دیں۔ جو ہر وقت ہماری خدمت میں لگی رہتی ہیں۔ اس کی ربوبیت میں کوئی نقص نہیں یہ نہیں کہ ایک چیز کی ہمیں ضرورت ہو۔ اور وہ ختم ہو جائے۔

وان من شیٔ الا عندنا خزائنہ وما ننزلہ الا بقدر معلوم

(پارہ ۱۴ سورۃ الحجر آیت ۲۲)

یعنی کوئی چیز ایسی نہیں جس کے (غیر محدود) خزانے ہمارے پاس نہ ہوں۔ لیکن ہم اسے ایک معین اندازے سے ہی اتارا کرتے ہیں ہوا کے بغیر ہم زندہ نہیں رہ سکتے۔ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ وہ ختم ہو گئی ہو۔ پانی ہے اس کے بغیر ہم زندہ نہیں رہ سکتے۔ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ زمین میں سے پانی نکلنا بند ہو گیا ہو۔ ایک جگہ سے نہیں تو دوسری جگہ سے اس کے خزانے نکلتے ہی چلے آتے ہیں۔ خوراکیں ہیں بے انتہا قسم کی ہیں۔ اور نکلتی ہی چلی آتی ہیں۔ یہی حال باقی چیزوں کا ہے۔

اللہ تعالےٰ کی ربوبیت کا یہ بھی تقاضہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ وہ صرف ہماری جسمانی ضروریات کی طرف ہی توجہ نہیں فرماتا اور ان کے لئے ہی اس نے اتنا بڑا نظام قائم نہیں کیا۔ بلکہ ہماری روحانی ضروریات بھی وہی پورا کرتا ہے۔ اور ان کے لئے بھی ویسا ہی نظام قائم ہے بلکہ اس سے بھی

جنہ کو روحانی نظام کے مورخ اس کے رسول ہیں جو روحانی عالم کو روشن کرتے ہیں تا اس کے عاجز بندے صحیح راستے کو دیکھ سکیں اور اس پر چل کر اپنے رب کی طرف جا سکیں اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے رسول نہ آتے اور ان پر اللہ تعالیٰ کی ہدایتیں نازل نہ ہوتیں تو کون تھا جو اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کی معرفت حاصل کر سکتا۔

پھر اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اظہار صرف افراد کے لئے ہی نہیں بلکہ اقوام کے لئے بھی ہوتا ہے گری ہوئی قوموں کو وہ اٹھاتا ہے اور انہیں دنیا کا امام بناتا ہے ایک جگہ فرماتا ہے

ان فرعون علا فی الارض وجعل اھلھا شیعاً یستضعف طائفۃ منھم یذبح ابناءھم ویستحی نساءھم انہ کان من المفسدین ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض ونجعلھم آئمۃ ونجعلھم الوارثین

(سورہ قصص ۶)

یعنی فرعون نے اپنے ملک میں بڑی تعلّی سے کام لیا تھا اور اس کے باشندوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا ان میں سے ایک گروہ کو کمزور کرنا چاہتا تھا اس طرح کہ ان کے بیٹوں کو قتل کرتا تھا اور ان کی لڑکیوں کو زندہ رکھتا تھا اور وہ یقیناً فسادیوں میں تھا اور ہم نے ارادہ کر رکھا تھا کہ ہم کمزور لوگوں پر احسان کریں اور ان کو سردار بنا دیں اور ان کو تمام نعمتوں کا وارث کر دیں اس کے آگے تفصیل بیان فرماتا ہے کہ کس طرح اس کے لئے سامان پیدا کئے اور کس طرح فرعون کو مع اس کے لشکر کے غرق کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات دی اور انہیں ترقیات عطا کیں اسی طرح اس نے مسلمانوں کو نہایت کمزوری اور غربت کی حالت سے نکال کر ترقیات پر ترقیات دیں اور انہیں قیصر و کسریٰ کی حکومتوں اور ان کے خزانوں کا وارث بنایا۔

اس زمانہ میں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلمانوں کی دوبارہ ترقی کے وعدے ہیں جس سے وہ ساری دنیا پر غالب آجائیں گے یہ غلبہ روحانی ہوگا اور مسیح موعودؑ کے ذریعے جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانی ہے یہ غلبہ دیا جائیگا یہ سب اس رب العالمین کے ہی کرشمے ہیں جو ظاہر ہو کر رہیں گے اس کی ربوبیت ہماری ساری مایوسی کو دور کر دیتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک بڑا پیارا الہام ہے

لا تقنط من رحمۃ اللّٰہ

یربیکم فی الارحام

یعنی کیا تو اس اللہ کی رحمت سے مایوس ہوتا ہے جو ماؤں کے رحموں کے اندر بھی تمہاری پرورش کرتا ہے جہاں اس کے سوا تمہارا کوئی خبر گیری نہیں کر سکتا

اللہ تعالیٰ کی لا انتہا قدرتیں

اسی طرح قرآن کریم اللہ تعالیٰ کے قادر ہونے کی صفت بیان کرتا ہے اور اس کی لا انتہا قدرتوں کو مثالیں دے دے کر ہمارے سامنے لاتا ہے کوئی بات نہیں جو اس کے آگے انہونی ہو کوئی مشکل نہیں جسے وہ دور نہ کر سکتا ہو وہ بیماروں کو تندرست کر سکتا ہے مردوں کو زندہ کر سکتا ہے قلاشوں کو غنی بنا سکتا ہے، اندھیروں کو روشنی سے بدل سکتا ہے اس نے اپنی قدرتوں کو اس کارخانہ عالم میں ظاہر کیا کہ اس کے ایک ایک کل پرزے کو دیکھ کر انسان کا دماغ چکرا جاتا ہے بڑے بڑے سائنسدان اس کی چھوٹی سے چھوٹی صنعت کو بھی پوری طرح سمجھنے سے قاصر رہے کسی چیز کے عجائبات ختم ہی نہیں ہوتے پہلے جسے مادہ کی آخری حد سمجھا جاتا تھا یعنی ایٹم اس کے اندر بھی دنیا آباد نکلی اور اس میں بھی شمسی نظام موجود ہیں خود ایٹم کی لمبائی ایک انچ کا دس کروڑواں حصہ ہے بلکہ بعض کی اس سے بھی بہت کم لیکن اس کے اندر جو الیکٹرون موجود ہیں ان کی لمبائی ایک انچ کا ایک نیلم حصہ ہے جس کا احاطہ انسانی دماغ نہیں کر سکتا ان کی رفتار بھی ایٹم کے اندر بیس ہزار میل فی سکینڈ سے زیادہ شمار کی گئی ہے گویا ایٹم کے اندر بھی اتنی جگہ ہے کہ اس میں یہ ذرات اس تیزی سے حرکت کر رہے ہیں اب یہ سمجھا جا رہا ہے کہ شاید الیکٹرون کے اندر بھی کوئی اور دنیا آباد ہو جس نے اپنی قدرت سے ایٹم کے اندر ایک دنیا آباد کر دی جو ہمارے جسم کے ذرا سے حصے میں اربوں اندیپ ہوتے ہیں تو الیکٹرون کے اندر بھی اس کے لئے کوئی دنیا بنا دینی کیا مشکل ہے۔

کائنات عالم میں اگر ہم بڑے بڑے اجرام کی طرف دیکھیں تو ان کی بڑائی کی کوئی حد نظر نہیں آتی بے شمار ستاروں کا ہمارے کرۂ زمین سے کروڑوں یا اربوں گنا بڑا ہونا تو اب کوئی بات نہیں رہی فاصلوں کو دیکھیں تو اجرام ہم سے اتنے فاصلوں پر بھی معلوم ہو چکے ہیں کہ وہاں سے چلی ہوئی روشنی ہم تک اربوں سال میں پہنچتی ہے حالانکہ روشنی کی رفتار ایک ثانیہ میں قریباً دو لاکھ میل ہے کیا یہ فاصلے ذہن میں آ سکتے ہیں۔ (باقی)

ضروری اعلان

مکرم عبد الغفور صاحب ولد چوہدری حسن دین صاحب موصی ۱۲۳۰۶ کی وصیت مجلس کارپرداز نے بوجہ عدم تیہ داخل دفتر کر دی ہے اگر موصی صاحب موصوف اس اعلان کو پڑھیں اور اپنی وصیت کو جاری کروانا چاہیں تو دفتر بہشتی مقبرہ سے خط و کتابت فرمائیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء کی مختصر روئداد

اہم دینی و تربیتی موضوعات پر تقاریر

حسب سابق امسال بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی خواتین کا جلسہ سالانہ نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ اس میں ہزاروں ہزار خواتین نے شرکت کی۔ بزرگان سلسلہ اور ذی علم احمدی خواتین نے اہم دینی، تربیتی اور علمی موضوعات پر تقاریر کیں جنہیں نہایت غور کے ساتھ سنا گیا۔ جلسہ کی روئداد مختصراً درج ذیل کی جاتی ہے:-

۲۶ دسمبر کی کارروائی

پہلا اجلاس بوقت نو بجکر پندرہ منٹ صبح زیر صدارت حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی شروع ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو محترمہ استانی میمونہ صوفیہ نے کی۔ نظم کے بعد حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے افتتاحی تقریر فرمائی جو انشاء اللہ عنقریب مفصل شائع کی جائیگی۔ اس تقریر کے بعد حضرت بیگم صاحبہ نے اجتماعی دعا کرائی۔

اس کے بعد صاحبزادی امۃ الشافی صاحبہ بنت صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب نے تقریر کی جس کا موضوع تھا "محمد ہست برہان محمدؐ"

اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا افتتاحی پیغام دلپذیر ٹیپ ریکارڈ کے ذریعہ سنایا گیا جو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے پڑھا تھا۔

اجلاس کے دوران میں وقتاً فوقتاً بعض بچیاں نظمیں نہایت خوش الحانی سے پڑھتی رہیں۔ ایک بجے موسم کی خرابی کی وجہ سے مجلس کے برخواست کرنے کا اعلان کر دیا گیا۔ موسم کی خرابی کی وجہ سے دوسرا اجلاس نہ ہو سکا۔

۲۷ دسمبر کا پہلا اجلاس

دس بجے صبح زیر صدارت محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب شروع ہوا کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا جو محترمہ رضیہ درد صاحبہ نے کی محترمہ امۃ القدیر صاحبہ نے کلام محمود میں سے چند اشعار سنا کر حاضرین جلسہ کو محظوظ کیا اس کے بعد محترمہ مبارکہ نیر صاحبہ نے "تبلیغ کی اہمیت" کے عنوان پر تقریر کی۔

بعدہ کلام محمود سے نظم

"نونہالان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے"

پڑھی گئی اس کے بعد محترمہ سیدہ مہر آپا صاحبہ نے بعنوان "نظام خلافت" تقریر کرتے ہوئے دنیا کے مختلف نظاموں پر روشنی ڈالی اور نظام خلافت کی نہایت ہی لطیف تشریح فرمائی آپ نے واضح کیا کہ وہ تمام خوبیاں جو باقی نظاموں میں ہیں نظام خلافت میں موجود ہیں مگر ان تمام خرابیوں سے جو ان نظاموں میں موجود ہیں نظام خلافت مبرّہ ہے

دتنفہ نظم کے بعد محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ نے بعنوان "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کو زندہ مذہب ثابت کر دیا" مؤثر تقریر فرمائی۔ اختتام تقریر پر نہایت ہی مؤثر انداز میں آپ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لئے دعا کی تحریک کی بعدہٗ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ نے بعنوان

"اسلام اور عیسائیت"

تقریر فرمائی۔

اس کے بعد محترمہ حلیمہ رشید صاحبہ نے

"مسلم خواتین کی شاندار قربانیاں"

کے عنوان پر تقریر کی۔

پھر ایک نظم پڑھی گئی اس کے بعد اجلاس کی کارروائی بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گئی۔

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس بوقت دو بجے زیر صدارت محترمہ بیگم چوہدری بشیر احمد صاحب تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔

تلاوت و نظم کے بعد جناب صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی تقریر بعنوان "اسلامی پردہ" ٹیپ ریکارڈ کے ذریعے سنی گئی خواتین نے نہایت غور اور انہماک سے آپ کی تقریر کو سنا

دتنفہ نظم کے بعد جناب شیخ مبارک احمد صاحب کی تقریر بعنوان "ختم نبوت کی حقیقت" ٹیپ ریکارڈ کے ذریعے سنائی گئی۔

بعدہٗ جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس کی تقریر بعنوان "جماعت احمدیہ کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ" ٹیپ ریکارڈ کے ذریعے سنائی گئی ان تمام تقاریر کو خاموشی اور توجہ سے سنا گیا۔

اس کے بعد اجلاس برخواست ہوا۔

(باقی)

اعلان نکاح

میرے چھوٹے بھائی عزیزم محمد اشرف صاحب ولد چوہدری برکت علی صاحب (آف جھنگی والہ متصل قادیان) کا نکاح ہمراہ امۃ الجمیل بیگم بنت چوہدری رحمت علی صاحب سکنہ چک ۵/۵ تحصیل خانپور بعوض حق مہر مبلغ اڑھائی ہزار روپیہ مکرم مولانا ظہور حسین صاحب فاضل نے بتاریخ ۹ دسمبر ۱۹۶۲ء بعد نماز عشاء محلہ دار الصدر غربی میں پڑھا احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور باعث مسرت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔ (رفیق غلام نبی سابق کلرک دفتر الفضل حال سکنہ چندو وال تحصیل نارووال)

رسالہ ختم نبوت ـــــ اور ـــــ حج سکیم

خدام الاحمدیہ کی توجہ کیلئے ۲ دو اہم امور کے متعلق تحریک

(از مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ایم اے مہتمم اصلاح وارشاد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

"ختم نبوت اور بانی سلسلہ احمدیہ" کے عنوان سے شعبۂ اصلاح وارشاد خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ایک نہایت قیمتی رسالہ شائع کیا ہے۔ یہ نہایت عمدہ کاغذ پر بلاکس میں چھپا ہے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پُر معارف تحریروں میں سے بعض ان حوالہ جات پر مشتمل ہے۔ جن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے عقیدہ در بارہ ختم نبوت پر روشنی ڈالی ہے۔ نیز بعض ان تحریرات پر مشتمل ہے۔ جن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان۔ آپؐ کے مقام۔ آپؐ کی انبیاء کرام پر فضیلت اور آپؐ کے وجود سے وابستہ ابدی فیضان الٰہی اور بے بہا برکات سماوی کے متعلق "سلطان القلم" کی قلم نے نہایت پُر معارف۔ ایمان افروز۔ دلپذیر سحر کن اور عشق رسولؐ سے لبریز عبارتیں نہ مٹنے والے نقوش کی صورت میں صفحہ قرطاس پر بکھیری ہیں۔ نمونہ کے طور پر اس رسالہ میں سے بعض حوالے درج کئے جاتے ہیں:۔

"نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ وجلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ"۔

("کشتی نوحؑ")

پھر حضور فرماتے ہیں:۔

"وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا آفتاب میں بھی نہیں تھا وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہ تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی وسماوی میں نہیں تھا صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید ومولیٰ سید الانبیاء، سید الاحیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں"۔

(آئینہ کمالات اسلام)

"ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سب سے اعلیٰ درجہ کا جوان مرد نبیؐ اور زندہ نبیؐ اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی فقط ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی جو نبیوں کا سردار رسولوں کا فخر تمام مرسلوں کا سرتاج ہے جس کا نام محمد مصطفےٰ واحمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے جس کے زیر سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزاروں برس تک نہیں مل سکتی تھی"۔

(سراج منیر)

موجودہ حالات میں جب کہ بعض لوگوں کی طرف سے جماعت احمدیہ کے خلاف یہ کہکر غلط فہمیاں پھیلائی جا رہی ہیں کہ نعوذ باللہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جماعت احمدیہ خاتم النبیین نہیں سمجھتی صرف حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی ہی تحریر ایسے بے بنیاد پراپیگنڈے کا جواب بن سکتی ہے۔ لہٰذا نہایت ضروری ہے کہ ہم حضور کی اپنی تحریرات کو جن میں دراصل اس بارہ میں ہمارے عقائد بیان کئے ہیں کثرت کے ساتھ لوگوں میں پیش کریں۔ اسی ضرورت کے پیش نظر اس رسالہ کو ترتیب دیا گیا اور چھپوایا گیا ہے۔ اس رسالہ کا پہلا ایڈیشن جو بیس ہزار کی تعداد میں چھپا تھا اب ختم ہو چکا ہے اور دوسرا ایڈیشن ۳۰ ہزار کی تعداد میں چھپا ہے اور جلسہ کے موقع پر احباب کرام اور جماعتوں کو مل چکا ہے۔ چونکہ اس رسالہ کا اصل مقصد یہ ہے کہ اسے غیر از جماعت افراد میں کثرت سے تقسیم کیا جائے۔ اسلئے خدام الاحمدیہ نے فیصلہ کیا ہے کہ اس کی ۵۰ سے کم کاپیاں کسی کے پاس فروخت نہ کی جائیں۔ ۵۰ کاپیوں کی اندازاً قیمت دس روپے ہوگی۔ جماعتوں کو چاہیئے کہ اس رسالہ کے آرڈر فوراً خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو بھجوا دیں۔ تاکہ ایسا نہ ہو۔ کہ وہ اس رسالہ کو حاصل کرنے سے محروم رہیں۔ میں یہاں یہ بھی ذکر کر دینا چاہتا ہوں کہ پچھلی بار خدام الاحمدیہ لاہور اور کراچی نے اس امر میں خاص دلچسپی لی تھی اور بڑی کثیر تعداد میں اس رسالہ کو خرید کر تقسیم کیا تھا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

مجھے امید ہے کہ اس بار بھی وہ الاوّلون والسابقون کی فہرست میں پیش پیش ہوں گے۔ نیز وہ جماعتیں بھی جنہوں نے ابھی تک اس کی طرف توجہ نہیں کی اب بڑھ چڑھ کر اس خدمت دین میں حصہ لیں گی۔ مرکز کی خواہش ہے کہ اس سال کم از کم ایک لاکھ رسالہ تقسیم کروا دینا چاہیئے جلسہ سالانہ کے بعد اب صرف ۵۰ ہزار اور چھاپ کر تقسیم کروانا ہے۔ اور یہ کوئی مشکل کام نہیں صرف نیک نیتی اور ارادہ کی ضرورت ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جماعت کے کسی فرد کا دل بھی ان دو باتوں سے خالی نہیں۔ اور پھر ایک لاکھ کی تعداد بھی تو بہت کم ہے اور مجھے یقین ہے کہ ہم میں سے ہر ایک کی یہ خواہش ہوگی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبارک تحریرات اس سے کہیں زیادہ تعداد میں لوگوں تک پہنچائی جائیں۔

(۲) دوسرے میں حج سکیم کی طرف بھی خدام الاحمدیہ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ یہ ایک انتہائی بابرکت اور مفید سکیم ہے جو ایک مخلص احمدی نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کی تھی۔ اور جس کو حضور نے بہت پسند فرماتے ہوئے خدام الاحمدیہ کے سپرد اس کا کام کیا تھا۔ لیکن افسوس ہے کہ خدام الاحمدیہ نے اب تک اس کی طرف پوری توجہ نہیں کی۔

جیساکہ اس کے نام سے ظاہر ہے یہ سکیم حج سے تعلق رکھتی ہے اور اس کا مقصد یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے افراد بہت تھوڑا پیسہ خرچ کرکے حج کے لئے جا سکیں جماعت احمدیہ کا ہر فرد ایک روپیہ سالانہ دے کر اس سکیم کا ممبر بن سکتا ہے۔ حج سے قبل قرعہ اندازی کے ذریعہ ممبران کا نام حج کے لئے منتخب کیا جاتا ہے۔ اور ان کو خدام الاحمدیہ نصف خرچ دیکر حج کے لئے بھجوا دیتی ہے۔ کتنے آدمیوں کو کسی سال حج کے لئے بھجوایا جائے گا۔ یہ حج سکیم کے فنڈ پر منحصر ہے۔ ربوہ سے حج کے لئے جانے پر تقریباً ۱۷ سو روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ۲۰۰۰ روپیہ اس فنڈ میں جمع ہوں۔ تب ہی کوئی آدمی حج کے لئے اس سکیم پر بھیجا جا سکتا ہے۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے۔ خدام الاحمدیہ صرف نصف خرچ دیتی ہے۔ باقی خرچ حج پر جانے والے کو خود مہیا کرنا پڑتا ہے۔ اسی لئے پچھلے سال کوئی آدمی حج پر بھیجا نہ جا سکا۔ کیونکہ پچھلے سال پورا فنڈ اکٹھا نہ ہو سکا تھا۔ البتہ اس سے گذشتہ سالوں میں باقاعدہ آدمی بھیجے جاتے رہے ہیں۔ پس ضروری ہے کہ اگر ہم نے اس سال کوئی آدمی بھیجنا ہو تو ۲۰۰۰ روپیہ اس فنڈ میں جمع ہو جائے یعنی کم از کم ۲۰۰۰ ممبر اس سکیم کے بن جائیں اگر اس سے دوگنے اور تگنے بن جائیں تو دو یا تین آدمی بھی جا سکتے ہیں۔ اس لئے اس بار جماعتوں کے لئے ایک یہ بھی محرک رکھا گیا ہے۔ کہ جو جماعت ۲۰۰ سے زائد ممبر بنا دے گی۔ ان کی قرعہ اندازی علیحدہ کروائی جا سکے گی۔ تاکہ اس جماعت کا ایک فرد حج پر جا سکے۔ جو ممبر کسی سال نصف خرچ مہیا نہ کرنے کی وجہ سے یا قرعہ میں نام نہ آنے کی وجہ سے حج پر نہ جا سکیں گے ان کا حق ممبری محفوظ رہے گا۔ بشرطیکہ وہ سالانہ چندہ باقاعدہ ادا کرتے رہیں اس سکیم کی انتظامی صورت یہ ہے۔ کہ باقاعدہ رسید بکوں پر چندہ لیا جاتا ہے اور ممبروں کو رسید اور فارم ممبری دیا جاتا ہے۔ اس رسید پر سنہ ۶۲ء سے سنہ ۷۱ء تک سن درج ہیں۔ جس سن کا چندہ ممبر ادا کر دے وہ سن ممبر اپنی رسید پر سے کاٹ دیتا ہے اور خدام الاحمدیہ ریکارڈ فارم پر سے وہ سن کاٹ دیتی ہے۔ اس کے علاوہ مقامی مجالس خدام الاحمدیہ اپنے ہاں اپنے ممبروں کا رجسٹر پر علیحدہ ریکارڈ رکھتی ہیں۔ اور مرکز علیحدہ ریکارڈ رکھتا ہے نیز چونکہ ہر ممبر نصف خرچ پورے حج نہیں دے سکتا۔ اس لئے قبل از وقت ان کے نام حاصل کر لئے جاتے ہیں۔ جو حج پر جانے کے لئے تیار ہوں۔

مجھے امید ہے کہ مجالس خدام الاحمدیہ اس سال اس سکیم کی طرف خاص توجہ کریں گی اور ہم بہت سے آدمی حج کے لئے بھیج سکیں گے۔ جس کا ثواب نہ صرف حج پر جانے والوں کو ہوگا۔ بلکہ اس سکیم کے ہر ممبر کو ہوگا۔ کیونکہ ان کے مشترکہ پیسے سے یہ حج کیا جا رہا ہوگا۔ اور ان لوگوں کو بھی ثواب ہوگا۔ جو اس سکیم کو کامیاب کرنے کی کوشش کریں گے۔ کیونکہ ان کی کوششوں کے نتیجہ میں ہی یہ فنڈ جمع ہو سکیں گے۔ اور ممبر حج پر جا سکیں گے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

فہرست السابقون الاولون تحریک جدید سال ۲۹/۱۹

امسال جن مجاہدین نے ابتدائے سال ہی میں اپنا چندہ تحریک جدید سو فیصدی ادا فرما دیا ہے ان کی فہرست ہدیہ قارئین کی جاتی ہے جملہ احباب کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے

نام	مقام	روپے
صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ		۳۳۱-۰۰
مکرم فضل دین صاحب کورنگی کراچی		۵-۰۰
" محمد سعید صاحب منوڑہ	"	۱۲-۰۰
" شیخ ذوالفقار علی صاحب ناظم آباد کراچی		۶
" مسعود احمد صاحب جنوبی	"	۵-۰۰
" غلام احمد صاحب	"	۱۶۵-۰۰
" عبداللطیف صاحب لارنس روڈ	"	۱۴-۰۰
" قاضی شفیق احمد صاحب ڈرگ روڈ	"	۲۳۱-۰۰
مکرمہ اہلیہ صاحبہ قاضی محمد اسحٰق صاحب لیاقت آباد	"	۵-۰۰
مکرم ملک محمد یونس صاحب	"	۵-۵۰
" [illegible] بیگ صاحب ناظم آباد	"	۲۱۹-۰۰
" شیخ محمد حنیف محمد اقبال صاحبان معہ خاندان کوئٹہ		۸۴۰-۰۰
مکرم سید اکبر شاہ صاحب	کوئٹہ	۱۰-۰۰
" عبدالاحد صاحب فرنٹ مارکیٹ	"	۵۱-۰۰
" ملک بشیر احمد صاحب	"	۵-۰۰
مکرمہ اہلیہ صاحبہ ملک غلام حسین صاحب	"	۵-۰۰
مکرم جمعدار علی محمد صاحب	"	۳۵-۰۰
" مختار احمد صاحب نائک	"	۷-۰۰
" عبدالکریم صاحب غازی	"	۱۵-۰۰
" ڈاکٹر معین النعیم صاحب	"	۲۰-۰۰
" کیپٹن عبدالسمیع صاحب	"	۳۶-۰۰
" شیخ عبدالواحد صاحب	"	۲۵-۰۰
محمود احمد صاحب سنوری	"	۳۱۰-۰۰
" منیر احمد صاحب بٹ	"	۵-۰۰
" میجر ڈاکٹر سراج الحق صاحب	"	۴۴۰-۰۰
مکرم اختر نصیر صاحب	"	۱۵-۰۰
" خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب	"	۱۹۵-۰۰
" ملک ممتاز احمد صاحب	"	۱۱۵-۰۰
مکرمہ حفیظہ بیگم صاحبہ اہلیہ صوبیدار محمد شریف صاحب	"	۵-۵۰
مکرم حوالدار فیض محمد صاحب	"	۶-۰۰
مکرمہ اہلیہ صاحبہ "	"	۵-۰۰
مکرم خانصاحب ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب معہ خاندان	"	۸۹-۳۵
مکرم چوہدری رحیم اللہ صاحب معہ اہلیہ صاحبہ	"	۱۰-۸۱
" ماسٹر عبدالکریم صاحب	"	۴۸-۰۰
" شیخ غلام مجتبیٰ صاحب	"	۱۵-۰۰
" کریم بخش صاحب ڈار	"	۱۷۳-۰۰
" ماسٹر عبدالحمید صاحب معہ خاندان	"	۱۶-۳۶
" شیخ بشیر احمد صاحب سکھری	"	۲۰-۶۲
" عبداللطیف مہر صاحب	"	۶-۲۵
مکرمہ سیدہ صفیہ اکبر صاحبہ سول ہسپتال	"	۵-۰۰
مکرم عبدالرحمٰن صاحب دکاندار	"	۶-۵۰
مکرم مرزا منیر احمد صاحب بیگ	کوئٹہ	۲۱-۰۰
" منور بیگ صاحب	"	۲۱-۰۰
مکرمہ اہلیہ صاحبہ "	"	۱۲-۵۰
" شیخ قدسیہ بشریٰ صاحبہ	"	۱۵-۰۰
مکرم رشید احمد خان صاحب	"	۶۰-۰۰
" شمس الحق صاحب	"	۱۶-۵۰
" ڈاکٹر نذیر احمد صاحب	"	۶-۰۰
" حکیم کرم الٰہی صاحب	"	۱۱-۰۰
" امجد علی صاحب	"	۱۰-۰۰
مکرمہ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر محمد عبدالرشید صاحب مرحوم	"	۲۱-۰۰
بچگان	"	۲۳-۰۰
مکرم سردار محمد صاحب کاتب الفضل دارالیمن ربوہ		۱۰-۰۰
مکرمہ اہلیہ صاحبہ و بچگان شیخ مسعود احمد صاحب نور رشید کراچی		۲۶۷-۰۰
مکرم چوہدری فضل احمد صاحب ڈگری ضلع تھرپارکر		۲۱-۰۰
" چوہدری مشتاق احمد صاحب	"	۵-۰۰
مکرمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری فضل احمد صاحب	"	۷-۵۰
مکرم چوہدری سعید احمد صاحب ڈسپنسر	"	۶-۶۲
" رسول بی بی صاحبہ	"	۷-۰۰
مکرم مرزا عبدالمجید صاحب	"	۱۰-۰۰
مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور		۱۰۰-۰۰
مکرم صوفی محمد اسمٰعیل صاحب چک ۲۷۷ تیلاں	"	۸۰-۷۶
مکرم فضل محمد صاحب	"	۵-۳۰
مکرمہ زہرہ صاحبہ بنت چوہدری نور محمد صاحب مظفر گڑھ		۵-۰۰
مکرم چوہدری خدا بخش صاحب ہانڈو ضلع لاہور		۱۵-۰۰
" " عبدالحمید صاحب صوبیدار ملتان چھاؤنی		۶۰-۰۰
مکرمہ اہلیہ "	"	۱۱-۵۰
مکرم سراج الدین صاحب معہ اہلیہ صاحبہ فیکٹری ایریا ربوہ		۱۲-۴۴

ہر انسان کے لئے!
ایک ضروری پیغام
حارڈ لانے پر
عبداللہ دین مفت سکندر آباد دکن

دانتوں کا ہسپتال
بغیر درد کے دانت نکالے جاتے ہیں سونے چاندی کی کھوڑیں بڑی احتیاط سے بھری جاتی ہیں اور جدید طریقہ سے مصنوعی دانت تیار کئے جاتے ہیں آزمائش شرط ہے،
بینظیر ٹوتھ پوڈر دانتوں کا محافظ قیمت فی شیشی ۸ر
شیخ سعادت محمود طارق ڈینٹسٹ غلہ منڈی ربوہ

ربوہ میں
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ کی
ادویات
مقررہ قیمتوں پر گول بازار
فضل برادرز
سے آپ خرید سکتے ہیں

مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت
الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں،
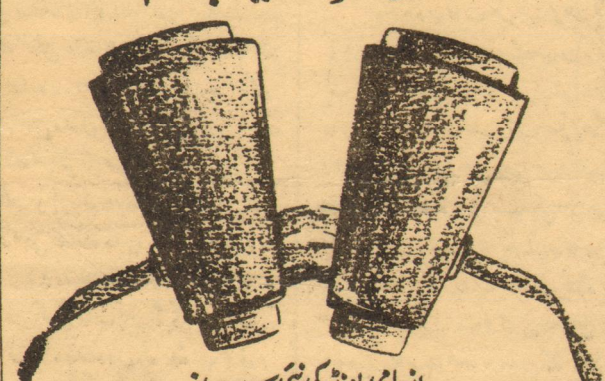
دُور رس نظر... کامیاب قدم!

انعامی بونڈ کی نئی سیریز
ایک نئی سہولت کے ساتھ!!
انعامی بونڈ کا ہر نیا سلسلہ انعامات حاصل کرنے کے مزید ۱۳۶ مواقع فراہم کرتا ہے۔ سلسلہ 'وی' (V) جو یکم جنوری ۱۹۶۳ء سے جاری کیا گیا ہے۔ یہ مزید سہولت دیتا ہے۔ کہ اگر آپ انعامی بونڈ ۱۴ر جنوری یا اس سے پہلے خرید لیں۔ تو آپ ۱۵ر اپریل کو ہونے والی قرعہ اندازی میں شامل ہو سکیں گے۔
آج ہی خریدیئے!

Crescent DFP - 1/63

سرمہ نور والوں کا
نورانی کاجل
آنکھوں کی صفائی اور خوبصورتی کیلئے
بہترین نسخہ خریدتے وقت
شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ
کا لیبل ملاحظہ فرما لیا کریں!
شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ
ٹرنک بازار۔ سیالکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلاناتِ نکاح

۱۔ ۲۹ دسمبر ۱۹۶۲ء مسجد مبارک ربوہ میں مکرم مولانا قمر الدین صاحب فاضل نے خاکسار کے چھوٹے بھائی چوہدری ریاض احمد صاحب ولد حافظ عبد العزیز صاحب آف سیالکوٹ چھاؤنی کا نکاح ڈیڑھ ہزار روپیہ حق مہر پر عزیزہ امۃ الکریم نصرت صاحبہ بنت مکرم صوبیدار عبد المنان صاحب دہلوی افسر حفاظتِ خاص ربوہ سے پڑھا۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو طرفین اور اسلام و احمدیت کے لئے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

(خاکسار شبیر احمد وکیل المال اوّل تحریک جدید)

۲۔ ڈاکٹر چوہدری امتیاز احمد صاحب ابن چوہدری بشارت علی صاحب بہلول پور ضلع سیالکوٹ کا نکاح مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر ہمراہ طاہرہ نواز صاحبہ بنت چوہدری محمد نواز صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور بعد نماز جمعہ مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مورخہ ۲۸/۱۲/۶۲ کو پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے آمین۔

۳۔ مورخہ ۲۹/۱۲/۶۲ بعد نماز صبح محلہ دار الصدر ربوہ میں میاں مجید احمد خاں ولد میاں غلام نبی صاحب مرحوم ساکن چک نمبر ۱۶۶ نہر مراد کا نکاح مسماۃ عفت جہاں بیگم صاحبہ بنت احمد زمان صاحب عباسی کے ساتھ مبلغ -/۱۵۰۰ روپیہ مہر پر مکرم حکیم شیخ خورشید احمد صاحب نے پڑھا۔ بزرگان جماعت و درویشان قادیان دعا فرما دیں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک ہو۔ مثمر بہ ثمرات حسنہ ہووے۔

(خاکسار میاں محمد احمد خاں چک نمبر ۱۶۶ نہر مراد ضلع بہاولنگر)

۴۔ مورخہ ۲۸/۱۲/۶۲ بمقام مسجد محلہ دار الرحمت میں جناب مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب نے امۃ الحی صاحبہ ولد چوہدری بشیر احمد صاحب ولد چوہدری غلام حسین صاحب ساکن قادر آباد ضلع سیالکوٹ کا نکاح ہمراہ چوہدری محمد اسلم صاحب ولد چوہدری محمد طفیل صاحب ساکن دو ملم کاہلوال ضلع سیالکوٹ سے بعوض مبلغ -/۵۰۰۰ روپیہ مہر پڑھا۔

(چوہدری محمد طفیل ولد چوہدری محمد اسلم)

۵۔ مورخہ ۲۲/۱۲/۶۲ بروز ہفتہ ملک سمیع اللہ صاحب ابن حکیم مرغوب اللہ صاحب کا نکاح امۃ السمیع صاحبہ بنت حکیم ظفر الدین احمد صاحب کے ساتھ مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم شیخ عبد القادر صاحب مربی لاہور نے شیخوپورہ میں پڑھا۔ اسی روز شام ۴ بجے تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ دوسرے روز مکرم حکیم مرغوب اللہ صاحب نے دعوتِ ولیمہ کا اہتمام وسیع پیمانہ پر کیا جس میں احباب جماعت و غیر از جماعت معززین کو مدعو کیا۔ احباب و بزرگان دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت و مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

(قریشی سعید احمد اظہر "شاہد" مربی سلسلہ انچارج ضلع شیخوپورہ)

۶۔ چوہدری فیض محمد صاحب ولد چوہدری نور داد صاحب مرحوم ساکن چاکانوالی کا نکاح ہمراہ رشیدہ بیگم صاحبہ دختر چوہدری محمود احمد صاحب مکیانہ ضلع گجرات بعوض ڈیڑھ ہزار روپیہ مہر الحاج حکیم محمد عبد اللطیف صاحب شاہد نے بیت محمد سعید صاحب محلہ دار الرحمت غربی کے مکان پر پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرما دیں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے موجب برکات ہو۔

(چوہدری محمد بدر الدین صدر جماعت احمدیہ کرانوالہ ضلع گجرات)

ولادت

مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ تپوکی کے ہاں چار بچیوں کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلا بچہ تولد ہوا ہے نومولود مکرم ملک نذیر احمد صاحب لائلپور کا نواسہ ہے زچہ و بچہ نمونیہ سے بیمار رہیں احباب کرام سے گذارش ہے کہ وہ زچہ کی صحت اور بچہ کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمادیں۔

مرزا محمد سلیم اختر مربی
مقیم تپوکی۔ ضلع لاہور

رنگ نور والوں کا
مشہور
نوری کاجل
جسے تیار کرنے کی ضرورت پیش نہیں آتی یہ تر کاجل آنکھوں کی صفائی اور خوبصورتی کے لئے بہترین تحفہ ہے ملتے جلتے ناموں سے دھوکہ مت کھائیے اور ہمیشہ شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ کا لیبل دیکھ کر خریدیئے۔
مینیجر: شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

ہر حال میں آپ کی جیت ہے!
ہر تین ماہ بعد انعام جیتنے کے

مواقع آپ کو ہر بونڈ پر ملتے ہیں!

چاہے آپ کو انعام ملے یا نہ ملے۔ آپ کی رقم محفوظ رہتی ہے۔ آپ اپنا بونڈ ہر وقت بھنا سکتے ہیں۔ جب تک بونڈ آپ کے پاس ہے آپ کی رقم قومی ترقی کے کاموں میں صرف ہوتی ہے۔

انعام جیتنے کیلئے بونڈ تین مہینے تک اپنے پاس رکھیئے۔ ہر سلسلہ کے بونڈ خریدیئے۔ اپنے بونڈ سنبھال کر رکھیئے کیا معلوم اب کے آپ ہی کی قسمت جاگ اٹھے۔

PRESTIGE

انعامی بونڈ

کنبہ کی خوشحالی کیلئے روپیہ بچایئے • قوم کی خوشحالی کیلئے روپیہ بچایئے

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں
(مینیجر)

ہمدردِ نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس انیس ۱۹ روپے

جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر حضور ایدہ اللہ کا اختتامی پیغام (بقیہ صفحہ اول)

ہمارا فرض ہے

کہ ہم ہر آن اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کریں اور دعائیں کرتے رہیں کہ وہ ہمارے راستہ سے ہر قسم کی مشکلات کو دور کرے اور ہمیں کامیابی کی منزل تک پہنچا دے۔

بے شک ہم اس وقت دنیا کے مقابلہ میں آٹے میں نمک کی حیثیت بھی نہیں رکھتے لیکن اگر ہم صبر اور ہمت اور استقلال سے کام لیں گے اور دعاؤں میں لگے رہیں گے اور کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں ایک تغیر پیدا کر دے گا اور وہی لوگ جو اس وقت ہمیں اپنے مخالف دکھائی دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو صداقت کی طرف کھینچ لائے گا۔

تمہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ اس وقت اسلام کا جھنڈا خدا تعالیٰ نے تمہارے ہاتھ میں دیا ہے اور تم پر بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہے۔ پس جس طرح صحابہؓ نے اپنی موت تک اسلام کے جھنڈے کو سرنگوں نہیں ہونے دیا اسی طرح تمہارا بھی فرض ہے کہ تم

اسلام کا جھنڈا

ہمیشہ بلند رکھو اور نہ صرف اپنے اخلاق اور عادات میں ایک عظیم الشان تغیر پیدا کرو بلکہ اپنی آئندہ نسلوں کو بھی اسلامی رنگ میں رنگین کرنے کی کوشش کرو۔

اگر اس زمانہ میں بھی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قرب کا زمانہ ہے کوئی شخص احمدی کہلاتے ہوئے اُس تعلیم پر نہیں چلتا جو اسلام نے دنیا کے سامنے پیش کی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کیا عذر پیش کر سکے گا؟ بندوں کے سامنے تو تم ہزار عذر کر سکتے ہو مگر خدا تعالیٰ کے سامنے جب اوّلین و آخرین جمع ہوں گے تم اس بات کا کیا جواب دو گے کہ تم نے کیوں خدا تعالیٰ کے احکام پر عمل نہ کیا اور کیوں اپنی آئندہ نسلوں کی اصلاح کی کوشش نہ کی؟ اور اگر خدا کے سامنے پیش کرنے کے لئے تمہارے پاس کوئی عذر نہیں تو تم کیوں اپنے دلوں کی اصلاح کی طرف توجہ نہیں کرتے جس کے بغیر کوئی کامیابی اور فتح حاصل نہیں ہو سکتی۔

پس میں تمام دوستوں سے کہتا ہوں کہ اپنی

تعلیم و تربیت

کی طرف خاص طور پر توجہ کرو۔ اپنے بچوں کی تربیت کی طرف توجہ کرو۔ اپنی جماعت کی تربیت کی طرف توجہ کرو۔ اپنے اخلاق کی اصلاح کرو۔ قرآن کریم کے درس ہر جگہ جاری کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں پڑھو اور پھر اُن کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرو اور تبلیغ پر زور دو۔

مجھے حیرت آتی ہے جب میں جماعت کے بعض دوستوں کے متعلق سُنتا ہوں کہ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر آپس میں لڑتے جھگڑتے ہیں اور جماعتی اتحاد کو نقصان پہنچاتے ہیں میں ایسے تمام دوستوں کو کہتا ہوں کہ اے بھائیو! کیا وعظ و نصیحت صرف دوسروں کے لئے ہی ہے تمہارے لئے نہیں۔ کیا یہ جائز ہے کہ تم چھوٹی چھوٹی باتوں میں اپنے حقیقی مقصد کو فراموش کر دو اور جماعت کی کمزوری اور اس کی بدنامی کا موجب بنو۔ میں تمہیں قرآنی الفاظ میں ہی کہتا ہوں کہ اے مومنو! کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ تمہارے دل خدا تعالیٰ کے خوف سے بھر جائیں اور تم دوسروں کے لئے ٹھوکر کا موجب بننے کی بجائے انہیں اسلام اور احمدیت کی طرف راغب کرنے کا موجب بنو۔

ان مختصر کلمات کے ساتھ میں آپ لوگوں کو رُخصت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ آپ لوگوں نے ان ایام میں جو مفید باتیں سُنی ہیں اللہ تعالیٰ اُن پر آپ سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کے دلوں میں وہ نورِ ایمان پیدا کرے جو احمدیت پیدا کرنا چاہتی ہے اور جماعت کی ترقی کے راستے کھولے۔

یہ امر اچھی طرح یاد رکھو کہ اسلام اور احمدیت کی خدمت ایک

عظیم الشّان نعمت

ہے جو خدا تعالیٰ نے صدیوں کے بعد آپ لوگوں کو عطا فرمائی ہے پس اس نعمت کی قدر کرو اور اپنے آپ کو اسلام اور احمدیت کا سچا اور حقیقی پیرو بناؤ۔ اسی طرح اپنی آئندہ نسلوں کو بھی نیک اور پاک ماحول میں رکھو۔ انہیں دعاؤں اور ذکر الٰہی کا عادی بناؤ اور انہیں اُن کی دینی ذمہ داریوں سے ہمیشہ آگاہ کرتے رہو تاکہ قیامت کے دن ہم خدا تعالیٰ کے سامنے سرخرو ہو سکیں اور ہمارا سر اس فخر سے اونچا ہو کہ ہم نے ساری دنیا کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ڈال دیا ہے۔ اے خدا! تو ایسا ہی کر۔

آمین یا ربّ العٰلمین

خاکسار مرزا محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی
۲۷/۱۲/۶۲

وقفِ جدید کے چھٹے سال کے آغاز پر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور پیغام

وقفِ جدید کو مضبوط کرو

جماعت احمدیہ کے ۷۱ ویں جلسہ سالانہ منعقدہ ۲۶ تا ۲۸ دسمبر ۱۹۶۲ء میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا مندرجہ ذیل پیغام پڑھ کر سنایا جو حضور نے وقفِ جدید کے چھٹے سال کے آغاز پر احباب جماعت کے نام دیا ہے:۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ہُوَ النَّاصِرُ

برادران جماعت! السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

وقفِ جدید کو مضبوط کرو۔ ہمت کرو۔ خدا برکت دے گا۔ اسلام کو دنیا کے کناروں تک پھیلا دو۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہی بتایا تھا کہ میرے زمانہ میں احمدیت پھیلے گی۔ وقفِ جدید کا کام بہت پھیل رہا ہے۔ چندہ ضرورت سے بہت کم ہے۔ بغیر دفتر کے کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس سال وقفِ جدید کا دفتر بھی بنے گا۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے اور کام میں برکت دے۔ آمین۔

خاکسار مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ۲۰/۱۲/۶۲